ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اکیلا اخبار۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۵ر
شہنشاہی ۸ر امراء سے عظام سے
قیمت ۱ر
ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کے
سرپرستوں کی فہرست میں درج
ہونگے۔ اس کے علاوہ جو کچھ دیں
وہ عطیہ تصور ہوگا۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا
اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے
اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام
کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان
میں پہنچانا۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی ۔

KHILAFAT LIBRARY

مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۱۶ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وڈالہ | نمبر ۱۳

سوانح عمری باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

صفحات ۱ تا ۲۴
صفحات ۲۴ تا ۴۴

شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخیر
ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے
باوا صاحب کے تفصیلی حالات درج ہیں یہ اس
چار صدی پیشتر ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہو کر ہندوؤں کے ان مایہ ناز عقائد و رسوم
اور یہ ان ۔ ۲۔ ہندوؤں کے تیرتھ و مقدس مقامات ۔ ۳۔ زنار بندی ۔ ۴۔ مورتی پوجا ۔ ۵۔ مسئلہ اوتار ۔ ۶۔ مسئلہ چھوت چھات ۔ ۷۔ دیوی
دیوتا کی پوجا۔ غرضیکہ ہندوؤں کے کل مسئلہ عقائد کی تردید کی۔ اور برخلاف اس کے توحید۔ کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ ملائکہ پر ایمان۔ قیامت پر ایمان
غرضیکہ مسلمانوں کے کل مسلمہ اور معتبرہ عقائد کی نہ صرف زبان سے تائید کی بلکہ عملی نمونہ سے اسلام کے ان مسلمہ عقائد پر عمل پیرا ہوئے ایک ایک عقیدہ کے لئے گرنتھ جنم
ساکھی احد واران بھائی گورداس جی الیسی مسلمہ و معتبرہ کتب سے بصراحت باوا صاحب کے متعدد زبردست اقوال پیش کئے گئے ہیں۔
اس وقت علاوہ پنجاب کے سندھ اور ہندوستان میں بھی باوا صاحب کے لکھوکھا عقیدتمند ہیں جنہیں یہ سوانحعمری انشاء اللہ تعالےٰ اشاعت اسلام کیلئے بہترین ذریعہ ہوگی۔ اس کتاب کی تیاری کیلئے ہزارہا
صفحات پر دیدہ ریزی کرنی پڑی ہے۔ اور کمال محنت شاقہ سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔ ۱۸۰+۲۲ کے سائز پر ۲۴۴ صفحات کی کتاب۔ کاغذ ڈبل کھائی اعلیٰ چھپائی عمدہ
باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ر۔ مجلد ۱۴ر۔

ملنے کا پتہ **مینیجر اخبار نور قادیان**

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مفظر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان کرشائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان ۔ دارالامان ۔ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۶

خالصہ اخبار کا چیلنج منظور

KHILAFAT LIBRARY

میں نے اپنے کسی پچھلے پرچہ میں نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ گرنتھ اور جنم ساکھی کے حوالجات سے اس امر پر کچھ روشنی ڈالی تھی ۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلامی اصولوں کو احترام اور تکریم کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔ اور حضرت باوا صاحب کے قلوب میں اسلامی عقاید کی اسقدر عزت اور پاس تھا کہ نہ صرف آپ خود ان عقاید پر عمل پیرا ہوئے ۔ بلکہ اوروں کو بھی یہی ہدایت فرمائی ہے ۔ مزید گذشتہ پرچہ میں جو کچھ بھی کہا گیا تھا وہ گرنتھ اور جنم ساکھی اور سکھ صاحبان کی دیگر مسلمہ کتب کی بنا پر تھا ۔ مگر اڈیٹر خالصہ اخبار اس پر بہت کچھ آپے سے باہر ہوا ہے ۔ اس کے غیظ و غضب کا آپ صرف اندازہ ہی لگا سکتے ہیں ۔ کہ اس نے اپنا پورا ایک صفحہ مجھے فحش گالیاں نکالنے کے لئے اور ذاتی حملات پر ہی سیاہ کیا ہے ۔ مذاہب کی غرض یہ ہوتی ہے ۔ کہ لوگ خدا و غضب کے خوار بھاٹا سے نکل کر نجات اور اطمینان قلب حاصل کریں ۔ اگر ایک آدمی ایک مذہب کا پیرو ہو کر بھی دوسرے ہم جنس کو خواہ مخواہ دکھ اور تکالیف دینے کے لئے فحش گالی سے کام لینے سے بھی دریغ نہ کرے ۔ تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ وہ مسلک اور عقیدہ جو اس دنیا میں نجات اور اطمینان قلب نہیں دے سکتا بھلا وہ دوسری دنیا میں ہمارے لئے کہاں تک سرخروئی یا مغفرت کا ذریعہ ہو سکتا ہے ۔ اس لئے میں خالصہ اخبار کی دشنام نویسی کا کوئی جواب نہیں دونگا کیونکہ میں اس مدرسہ میں پڑھا ہوں ۔ جہاں دشنام دہی اور فحش نگاری کو ہاویہ کا دروازہ بتلایا گیا ہے ۔ اس لئے خالصہ اخبار کا ایڈیٹر اس سے بالکل مطمئن رہے کہ میں سختی کا جواب سختی سے دوں گا ۔

خالصہ اخبار کے ایڈیٹر نے اول بجہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں نے اپنے ۱۶ مارچ کے پرچہ میں جو بعض سکھ صاحبان کے خطوط نقل کئے تھے ۔ وہ جعلی اور بناوٹی ہیں ہاں یہ صحیح ہے کہ شیشہ میں اپنی ہی صورت نظر آیا کرتی ہے ۔ اس لئے ایڈیٹر خالصہ اخبار مجھ پر یہ الزام لگانے میں ایک حد تک معذور ہے ۔ مگر میں بھائی صاحب کو ان خطوط کے اصلی یا جعلی ہونے کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے ایک آسان راہ بتلاتا ہوں ۔ کہ فریقین کی رضامندی سے ایک غیر مذہب کا ثالث مقرر کیا جائے ۔ جو دفتر نور میں تشریف لا کر خود ملاحظہ فرما لیوے کہ وہ خطوط اصلی ہیں یا جعلی ۔ اگر وہ خطوط اصلی ثابت ہوں ۔ تو خالصہ اخبار کے مالک حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ہم آواز ہو کر بہ آواز بلند کہہ دیں ۔ کہ ؎

پاک پڑھیو کلمہ بدا محمد نال لائے
ہویا معشوق خلائیدا ہویا آل الہیہ

جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۴۱

مطلب ۔ باوا صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ ایک خدا کا کلمہ پڑھو ۔ وہ کونسا کلمہ جس کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ کیونکہ وہ خدا کا پیارا تھا جس نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور قربان کر دیا تھا ۔

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھ لو شانِ محمدؐ

اگر وہ خطوط جعلی ہوں ۔ تو ہم آئندہ کے لئے اس مضمون پر فارسی کہنے کے لئے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے ۔ اپنے قلم کو قطع لگا دیں گے ۔ اگر خالصہ اخبار کو یہ شرط منظور ہے ۔ تو بخوشی ایک ہفتہ کے اندر اندر سچ اور جھوٹ کی پرکھ ہو سکتی ہے ۔ کیا خالصہ اخبار میدان میں آئیگا ؟

اب دوسرے سوال کو لیجئے ۔ جس پر خالصہ اخبار زیادہ چیں بجبیں ہوا ہے ۔ کہ حضرت باوا نانک صاحب کی طرف نماز ۔ روزہ وغیرہ کو کیوں منسوب کیا گیا ۔ اس کے دیکھنے کے لئے کہ آیا باوا صاحب ان عقائد اسلامیہ کے پابند تھے یا نہیں ۔ ایک آسان راہ ہے ۔ وہ یہ کہ ہم نہایت ٹھنڈے دل سے جنم ساکھی و گرنتھ سے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا فتوے ڈھونڈتے ہیں ۔ کہ حضرت باوا صاحب اپنے اقوال میں گرنتھ اور جنم ساکھی کے متعلق کیا فرماتے ہیں ۔

پیارو ! اگر باوا صاحب گرنتھ اور جنم ساکھی میں صرف نماز ۔ روزہ حج ۔ زکوٰۃ وغیرہ کی تائید فرماویں ۔ بلکہ خود اس پر عامل ہوں ۔ تو فرمایئے کہ پھر آپ کو یا مجھے اس کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے ۔ اگر ایک انسان یہ کہتا ہے ۔ کہ میں زرد رنگ کی بجائے سرخ رنگ کو پسند کرتا ہوں تو بتلاؤ ۔ کہ اب کسی کو کیا حق پہنچتا ہے ۔ کہ وہ کسی تیسرے آدمی سے اس لئے لڑے ۔ اور اس لئے اس کے ساتھ جنگ و جدل کی ٹھانے ۔ کہ فلاں آدمی زرد رنگ کی بجائے سرخ یا سبز رنگ کیوں پسند کرتا ہے ۔ یہ اپنی اپنی طبیعت اور مذاق پر مبنی ہے ۔ ہاں آپ یہ سوال کر سکتے ہیں ۔ کہ فلاں آدمی زرد رنگ کو پسند کرتا ہے ۔ تم اسکی طرف سرخ یا سبز رنگ کو کیوں منسوب کرتے ہو ۔ مگر آپ یہ نہیں کہہ سکتے ۔ کہ فلاں آدمی فلاں رنگ کو کیوں پسند کرتا ہے آؤ اب ہم ٹھنڈے دل کے ساتھ گرنتھ اور جنم ساکھی سے یہ دیکھیں ۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ رسول مقبول ۔ کلمہ طیبہ ۔ نماز ۔ روزہ ۔ وغیرہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں ۔ خالصہ اخبار یہ کہتا ہے ۔ کہ میں گرنتھ صاحب کا حوالہ نہیں دیتا ۔ پیارو ! اول تو جنم ساکھی کلاں کے دیباچہ میں یہ لکھا ہوا ہے ۔ کہ یہ جنم ساکھی سکھ صاحبان کے دوسرے واجب الاحترام گورو انگد جی نے لکھی اور بھائی بالا جو شروع سے لیکر آخر تک حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرکاب رہا ۔ انہوں نے لکھوائی ۔ اور گرنتھ صاحب پانچویں گورو ارجن دیو صاحب کے زمانہ میں مرتب ہوا ۔

اب غور کرو کہ بلحاظ قرب زمانہ کے کونسی کتاب قابل وثوق ہے ۔ وہ جو دوسرے گورو کے وقت میں لکھی گئی ۔ یا وہ جو پانچویں گورو کے وقت میں

KHILAFAT LIBRARY

جس میں اور تو اور نویں گورو تیغ بہادر صاحب کے شبد اور اقوال بھی موجود ہیں۔ مگر ہم خالصہ اخبار کی خاطر یہ امر بھی قبول کر لیتے ہیں۔ کہ ہم اپنے حوالوں کا مدار گرنتھ صاحب پر ہی رکھیں گے۔ مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا خالصہ اخبار حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے گرنتھ صاحب کے اقوال کو سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے تیار ہوگا۔ دیدہ باید۔

گرنتھ صاحب کے نزدیک دوزخی کون ہیں

شری گرنتھ صاحب میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"دوزخ پوندے کیوں رہیں جاں حق نہ ہوں رسول"

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دوزخ میں کیوں ڈالے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں رسول یاد نہ رہا۔ اب غور کرو۔ کہ اس جگہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح صاف صاف اور واضح کر کے فرما دیا۔ کہ دوزخی انسان کسطرح بنتا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی صاف و واضح شہادت ہو سکتی ہے۔ کیا خالصہ اخبار گرنتھ صاحب کے اس قابل قدر شلوک کو میری طرح سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے تیار ہوگا۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ اور ملاحظہ فرمائیے۔

نجات کس مذہب میں ملتی ہے

نجات ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے دنیا بھٹک رہی ہے۔ ہر ایک مذہب والا یہی دعوے کرتا ہے۔ کہ آؤ نجات میرے مذہب میں پاؤ گے۔ نجات کے لئے ہی انسان اپنا وطن اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر بھائی بندوں سے منہ پھیر کر دوسرے مذہب یا راست کو اختیار کرتا ہے۔ حقیقتاً نجات ایک ایسی چیز ہے جسکی تلاش کے لئے دنیا دن رات دوڑ رہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی بے بہا چیز جس کے لئے دنیا اسطرح بے کل ہو رہی ہے۔ وہ کہاں میسر آسکتی ہے۔ اس کے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شری گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں۔

ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کا بہرم چکانے

یعنے اس نیلگوں آسمان کے نیچے اگر کوئی ایسا مذہب ہے جسپر عمل پیرا ہو کر انسان اس دائمی زندگی سے چھوٹ کر نجات پا سکتا ہے۔ تو وہ صرف ایک ہی مسلک یا دین جسکا نام اسلام ہے۔ جسکا پیرو مسلم کہلاتا ہے۔ میں میسر آسکتی۔

بھلا اب اس سے بڑھ کر اور کونسا ثبوت ہو سکتا ہے کیا خالصہ اخبار حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیارے حکم کو سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے تیار ہوگا۔ دیدہ باید۔

اللہ تعالےٰ کے مقبول کون ہیں

آگے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ سری راگ محلہ پہلا شری گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں۔

"عمل کرد ہتی بیج شبد کر کچی آب نت دے پانی"
"ہو کر سان ایمان جمائے بہشت دوزخ موڑا یہہ جانی"
"مت جان شاہ گلی پائیا مال کے نانے رچے متے ات جدم گویا"
"غیب تن چکرا دیہہ من میندا کو کسل کی سار نہیں مول پائی"
"ٹھنبو رادستا دنت بھا کھیا بولے کیوں بوجھے جان نہ بھائی"
"آکھن سنتا پون کی بانی ایہہ من رتا مایا"

خصم کی تدریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دھایا
تیہہ کر رکھے نیچ کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پر چلنا مال دہن کس کو سنجاہی

ترجمہ:۔ اعمال کی زمین کو صاف کر اور حق نام کا بیج بو۔ اور سچائی کا پانی دے۔ ایمان کو مضبوط کر کے کاشتکار ہو۔ بہشت و دوزخ کو جان لے۔ اپنے اعمال کا نتیجہ یہ کبھی بھی یقین نہ کر۔ کہ خدا تعالےٰ صرف باتوں پر ہی ریجھ جائے گا۔ حصول باری کے لئے اعمال حسنہ کی ضرورت ہے۔ اگر تو اپنی خوبصورتی اور دولت وزر پر غرور کرتا ہے۔ تو گویا تو اپنی زندگی کو برباد کر رہا ہے۔ خوبصورتی اور مال وغیرہ آخر اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ تیرے بدن میں کیچڑ کیا ہے۔ تیرے ہی عیب اس میں بند گ کیا ہے۔ تیرا ہی دل ہائے تو نے جان بوجھ کر ہی اس نیلوفر کی قدر نہیں پہچانی۔ جو تیرے سینہ میں شگفتہ ہو رہا ہے۔ اس پھول پر بھنورہ کیا ہے۔ تیرا استاد جو ہمیشہ تجھے مفید ہدایتیں دیتا ہے۔ تو کبھی نہ سمجھتا اگر اسقدر بھی وہ تجھے نہ سمجھاتا۔ تمام حق کے بغیر کہنا اور سننا گویا اپنی عمر کو لہو و لعب میں ضائع کرنا ہے ہائے یہ دل لذات محسوسات میں پھنس رہا ہے۔ وہ لوگ سچے اور خداوند تعالےٰ کے منظور نظر ہیں۔ جو اس وحدہٗ لاشریک کی پوجا کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس نیت سے کہ شیطانی وساوس سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔

اب بتلاؤ! کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ گرنتھ صاحب میں کسطرح کھول کھول کر بتلاتے ہیں۔ کہ نجات صرف اسلام میں ہی پاؤ گے۔ اور اگر تم اس رب العالمین کے منظور نظر ہونا چاہتے ہو۔ تو وہ صرف ایک کی پوجا کرنے پر تیس روزے رکھنے اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھنے سے ہی ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی راہ ہے کیا خالصہ اخبار حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ان زریں احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرے گا۔ عقیدت اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔

گورو جس کے اس راہ پر ہووے فدا
وہ چیلا نہیں جو نہ دے سر جھکا۔

اب دیکھیں۔ خالصہ اخبار کی طرف سے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ان شلوکوں کا کیا جواب ملتا ہے؟

ہمیں چاہیئے کہ محبت اور پریم کے ساتھ باہمی تبادلہ خیالات کریں۔ منڈاور ہٹ کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اگر شری گرنتھ اور جنم ساکھی وغیرہ کی رو سے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے ثنا خوان و دلدادہ اور ہندوازم سے بعد اختیار کریں تو دوستو! بتلاؤ کہ ایک محقق کو اس کے ماننے سے کیا عذر ہو سکتا ہے ضرورت ہے اسپر ٹھنڈے دل سے غور و خوض کرنے کی اگر ہم رنج اور غصہ اور تیزی میں آکر کسی امر پر تبادلہ خیالات کرینگے تو یقیناً ہم کسی خاص نتیجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکینگے۔ ہاں ضرورت ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے زیر بحث مسئلہ پر غور و خوض اور تبادلہ خیالات سے کام لیں تاکہ ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ اس مضمون میں جو شلوک حضرت باوا صاحب کے دیئے گئے ہیں اور جو بغیر کسی شک و شبہ کے حضرت باوا صاحب کے ہیں۔ اب خالصہ اخبار کے ناظرین کو اس کے ماننے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر نور بازی لے گیا

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ :-

"قادیانی فرقہ کا اخبار نور مدت مدید سے اس وہم میں پڑا ہوا ہے۔ (نہیں لالہ صاحب صرف یقین ہی نہیں بلکہ حق الیقین ہے۔ نور) کہ گورو نانک دیو جی مہاراج مسلمان تھے اس کے ثبوت میں وہ اب تک بہت کچھ لکھ چکا ہے۔ لیکن افسوس ہمارے سکھ بھائیوں نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا اب نور نے اپنے ۱۷ مارچ کے پرچے میں لکھا ہے۔ کہ :-

"جنم ساکھی کلاں صفحہ ۵۶۲ سطر ۳ میں لکھا ہے۔ کہ :- تاں سری گورو جی نے اونچی سُر نال بانگ دتی"۔

یہ حوالہ دیکر پھر نور ثابت کرتا ہے۔ کہ گورو نانک دیو مسلمان تھے۔ اسکا جواب ابتک تت خالصہ اخباروں نے نہیں دیا۔ جواب کون دے۔ انہیں تو اسوقت آریہ سماج کو صلواتیں سنانے کی ہی فکر ہے۔ (لالہ صاحب صلواتیں سنانے میں پہل کس نے کی۔ ذرا ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند صاحب کی رائے حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تو ملاحظہ فرمائیے۔ نور) اور کچھ نہیں ہم چاہتے ہیں۔ کہ نور کے اعتراضات کا قرار واقعی جواب دیں۔ لیکن خاموش اس لئے ہو جاتے ہیں۔ کہ کل تت خالصہ اخبارات ہی یہ لکھ دیں۔ کہ ہم بھی گورو نانک دیو کو ہندو نہیں بلکہ مسلمان سمجھتے اور مانتے ہیں۔ تو پھر ہماری وکالت کیا کر سکیگی۔ لیکن تت خالصوں کو اب جواب ضرور دینا ہوگا۔ ورنہ نور بازی لے جائیگا۔ اگر تت خالصہ اخبارات بالکل معذور ہو گئے۔ تو پھر ہم اصل واقعات کا اظہار کریں گے ؛

تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

ہمعصر آریہ گزٹ کو سکھوں کی وکالت کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے وہ ذرا اپنے سے تو نپٹ لے۔ ہم نے تقریباً دس نمبر نکالے۔ کہ آریہ مذہب میں شدھی کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ پھر آریہ صاحبان کی نہایت مسلمہ اور معتبر کتب سے اس امر کو آشکارہ اور مبرہن کیا گیا کہ آریہ مذہب میں انسان کو حقیقی نجات میسر نہیں آ سکتی۔ پھر نور میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ کہ ویدوں میں توحید کیا ہے۔ غرضیکہ نور کے ہر ایک پرچہ میں سنجیدگی اور متانت کے ساتھ محققانہ رنگ میں آریہ مذہب پر تبادلہ خیالات کیا جاتا ہے۔ کیا آریہ گزٹ نے کبھی بھولے سے بھی کسی مضمون کا جواب دیا ہے۔ جو اُسے سکھوں کی طرف سے وکالت کرنے کی فکر پڑی۔ مہاشہ جی۔ آپ اپنی فکر کیجئے۔ ہمارے کام میں دخل در معقولات نہ دیجئے۔ ع

تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

قرآن شریف اور وید بھگوان

ہمعصر آریہ گزٹ مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔ کہ وید بھگوان کہتا ہے۔ کہ "میری بانی کو اپنا منتر بناؤ۔ پھر تم سب برائیوں پر غالب آکر طاقتور بن جاؤ گے"۔ پھر آگے جا کر لکھتا ہے "کیا مسلمان بھائی اس علاج کی طرف توجہ دیں گے"۔

جس وید بھگوان کے قبول کرنے کا دعویٰ آریہ گزٹ نے ہمیں دیا ہے۔ پہلے آریہ صاحبان اپنے گھر میں فیصلہ کر لیں۔ کہ کونسا وید بھگوان حق پر ہے۔ وہ جو ساتنی مانتے ہیں یا وہ جو شاکت مت والے مانتے ہیں۔ یا وہ جو آریہ سماج مانتا ہے۔ ساتنی آریہ اور شاکت مت والوں کے متفقہ فیصلہ سے جو وید بھگوان قرار پائے اس کی دعوت ہمارے آریہ دوست دوسروں کو دیں آیئے اب قرآن شریف کی طرف قرآن کریم ہمیں ہدایت فرماتا ہے۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون ؛

اب اس نور اور ہدایت کی موجودگی میں ہمیں کس وید بھگوان کی ضرورت ہو سکتی ہے ؛

غریب نومسلموں کے حال پر توجہ

خوشی کی بات ہے۔ کہ اب بعض انجمنوں نے نومسلموں کے حال زار پر بھی توجہ کی ہے ایس سے پہلے مسلمان کسی نومسلم کو گیدڑ والا پروانہ دیکر در در کا بھکاری بنانا باعث فخر سمجھتے تھے۔ مگر اب مسلمان سمجھنے لگے ہیں۔ کہ نومسلم کو گیدڑ والا پروانہ دینا یہ امر ہمارے تعظیم اور تکریم کے لئے باعث ترقی نہیں۔ بلکہ ہمارے گرے ہوئے مذاق کا ادنیٰ نمونہ ہے۔ اس لئے اب بعض انجمنیں بجائے گیدڑ والا پروانہ دینے کے انہیں تعلیم اور صنعت و حرفت سے آراستہ کرنا انسب اور موزون سمجھنے لگے ہیں۔

چنانچہ علی گڈھ کی ایک انجمن نے بھی اسی قسم کی روئیداد مختلف اخباروں میں چھپوائی ہے۔ خاکسار ایڈیٹر نور نے آج سے کچھ عرصہ پہلے اس امر کی اصلاح کے لئے آواز اٹھائی تھی۔ الحمدللہ کہ اب اس ضروری کام کی طرف توجہ ہونی شروع ہوئی ہے۔ اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آجاوے تو اُسے بھولا نہ سمجھنا چاہیئے ؛

بھائی مہاں سنگھ کا کھلا چیلنج منظور

بھائی مہاں سنگھ ساکن ہانسرو جنہوں نے کرپام میں خاکسار ایڈیٹر نور کے ساتھ مباحثہ کیا تھا۔ اور آخرکار بھائی صاحب کو یہ امر تسلیم کرنا پڑا تھا۔ اور بھری مجلس میں یہ کہا۔ کہ شری گورو نانک صاحب اوپر سے مسلمان ہو گئے تھے۔ پھر بھائی صاحب نے یہ کہا۔ کہ ہم اپنے گاؤں میں ایک جلسہ کریں گے۔ اور آپ کو اطلاع دیں گے۔ جسے میں نے بخوشی منظور کیا۔ اور کہا کہ کم از کم مجھے پندرہ روز پہلے اطلاع دیدیں۔ میں مقررہ جگہ پر آجاؤں گا۔ مگر اب بھائی صاحب نے بھری مجلس میں ایک بات کہکر اسپر پردہ ڈالنے کے لئے سات اپریل پنتھ سیوک میں

"ایڈیٹر لہر کے نام کھلا چیلنج" کے عنوان سے ایک مضمون چھپوایا ہے۔

بھائی صاحب کا چیلنج منظور ہے۔ بھائی صاحب جس جگہ مجھے فرما دیں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ حاضر ہو جاؤنگا کم از کم پندرہ روز پہلے مجھے ضرور اطلاع دیں۔ اگر بھائی صاحب کو یہ منظور نہیں ہے۔ تو پھر ہم ایک اور راہ بتلاتے ہیں۔ کہ آپ قادیان تشریف لے آویں۔ اس جگہ ہم بڑی محبت اور پریم سے تبادلہ خیالات کریں گے ؛

مجھے امید ہے کہ اگر آپ جیت وہار کے سوال کو بالائے طاق رکھ کر محض تحقیق حق کے لئے تبادلہ خیالات کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ آپ پر حق کھولدیگا ؛

مسافر آگرہ مولانا عبدالحلیم کی حمایت میں

مولانا عبدالحلیم شرر نے اپنے رسالہ میں شرع اور فقہ کے متعلق بعض نامناسب ریمارکس کا استعمال کیا۔ جو مولانا عبدالحلیم کے قلت تدبر پر دال ہے۔ اسپر مسافر آگرہ خوشی سے خوب بغلیں بجا رہا ہے۔ ہم علے الاعلان یہ کہیں گے۔ کہ اسلامی فقہ اور شرع کے اظہار میں ہمیں کبھی ایک آن واحد کے لئے بھی دلیں قبض محسوس نہیں ہوگی۔ مگر کیا مسافر آگرہ ذرا اپنی چارپائی تلے بھی ڈنگوری پھیر کر دیکھے گا۔ اور مسئلہ نیوگ کے حسنات پر نظر غائر ڈالے گا؟ کہ کسقدر آریہ بھائی اپنے اس مایۂ ناز مسئلہ پر عمل پیرا ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ مسافر آگرہ خود اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھ لے۔ "عاقل را اشارہ کافی است"

خالصہ سماچار کا منہ چڑانا

حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق ایک مضمون چند ماہ ہوئے۔ اخبار نور میں شائع ہوا تھا۔ مگر نئے کاتب کی وجہ سے حوالجات الٹ پلٹ لکھے گئے۔ اور اصلی گورمکھی عبارت میں بھی بہت کچھ فرق آگیا تھا۔ چونکہ وہ مضمون محنت سے لکھا ہوا تھا۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا۔ کہ دوبارہ تصحیح کے بعد چھاپا جاوے۔ اس کے دوبارہ چھپنے میں اڈیٹر سماچار کو بہت قلق و رنج ہوا ہے۔ اڈیٹر خالصہ سماچار کا رنج کرنا فضول ہے۔ اگر ایڈیٹر سماچار میں ہمت ہے۔ تو وہ مضمون کے متعلق اپنے شک وشبہ کو پیش کریں انشاء اللہ تعالےٰ نہایت عمدگی سے بھائی صاحب کی تسلی کردی جاوے گی۔ ویسے دوبارہ اشاعت پر یونہی برا بھلا کہنے لگ جانا اس کا میرے پاس کیا علاج ہے؟

KHILAFAT LIBRARY

ویدک مذہب کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے

ایڈیٹر صاحب پرکاش نے اپنے ۲۸ چیت کے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ ویدک دھرم دنیا میں پھیلے مگر باوجود اس کے نہیں پھیلتا۔ آگے جاکر آپ قلت منادوں کو اسکا سبب بتلاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ سبب بھی ایک حد تک درست ہو۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور سبب ہے۔ جو ویدک دھرم کی اشاعت کے راستہ میں آہنی دیوار ہے وہ کیا لوگوں کے سامنے ویدوں کی پکار کی جاتی ہے۔ ویدوں کی دعوت دی جاتی ہے۔ نہ سنسکرت کا اسقدر چرچہ ہے کہ زیادہ لوگ ویدوں کو اپنی اصلی حالت میں پڑھ سکیں۔ اور نہ ہی آریہ صاحبان مختلف دیسی زبانوں میں ویدوں کا ترجمہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بتلاؤ اب خالی وید کا نام لوگوں کی کشش کا موجب کیسے ہو سکتا ہے۔ جب اصلی حالت میں اس کے اوصاف سے لوگوں کو آگاہ نہ کیا جاوے۔ انگور کا نام بذاتہ اپنے اندر کوئی کشش اور جذب نہیں رکھتا۔ جب تک کوئی طبیعت انگور کے خوش ذائقہ اور خواص سے آگاہ نہو۔ اس لئے ہم آریہ دوستوں کو بطور خیر خواہی کے یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جسقدر جلدی ہو سکے۔ وہ ویدوں کا دیسی زبانوں میں ترجمہ فرماویں۔ کیا ایڈیٹر صاحب پرکاش اس مفید مشورہ پر کان دھریں گے؟

احمد رسول

چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی جنہیں تبلیغ کا از حد جوش ہے۔ آپنے سہ ٹائٹیل پیج کے ۴۸ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ ٹائٹیل پیج سبز و سنہری اس میں کمال وضاحت و صراحت سے اس امر کو آشکارہ اور مبرہن کیا گیا ہے۔ کہ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے مصداق مسیح موعود علیہ السلام ہیں ؛

دراصل شیخ مولا بخش سیالکوٹی کے ساتھ چوہدری مولا بخش صاحب کا متذکرہ بالا امر پر مباحثہ قرار پایا تھا۔ جس میں چوہدری صاحب بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب و بامراد رہے۔ اور شیخ مولا بخش صاحب کو قطعی خاموش ہونا پڑا۔ چوہدری صاحب غیر مبائعین میں یہ رسالہ مفت تقسیم کرتے ہیں۔ اگر ہمارے غیر مبائعین دوست ذاتیات اور ضد کو بالائے طاق رکھ کر ٹھنڈے دل سے ان اختلافی مسائل پر غور فرماویں۔ تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ مبائعین سے سے اس رسالہ کی قیمت صرف ار ملنے کا پتہ :- چوہدری مولا بخش صاحب احمدی۔ بھٹی۔ سیالکوٹ ؛

اخبار البرید کانپور

کانپور کا یہ سب سے پہلا شاندار و قابل قدر اسلامی اخبار ہفتہ وار ہے۔ جو رائے عامہ کا صحیح ترجمان اور قوم و گورنمنٹ کا مخلص مشیر ہے۔ اور اپنی مخصوص خوبیوں اور نرالی ترتیب مضامین کے باعث بیحد مقبول ہو رہا ہے۔ اخبار کیا ہے۔ علوم و معارف کا گنجینہ اور مختلف دلچسپیوں کا خزانہ ہے۔ جس میں ہر انسان کی دلچسپی کا کوئی نہ کوئی مضمون ضرور ملتا ہے۔

البرید ۲۰×۲۶ سائز کے کم از کم ۱۶ صفحہ مستقل پر عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ ہفتہ وار شائع ہوتا ہے جس کی ترتیب مضامین و عنوانات مقررہ کے ملاحظہ سے ہی آپ اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ واقعی دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ جریدہ ہیں۔ لطف سخن۔ فتاوی محمدیہ

مجلس احباب - معلومات - تفریح طبع - عجائبات - صنعت و حرفت - مقالہ افتتاحیہ - ایڈیٹوریل نوٹس - مذہب - اقتصادیات - سیاسیات - عالم خواتین - زراعت و فلاحت - حفظان صحت - مختصر نوٹ - ملکی خبریں مختلف جنگی خبریں - آجکی تازہ برقی خبریں - لالبرید کی یوم اشاعت پر اسکے روزانہ پرچوں سے پہلے جنگی خبریں شائع کیجاتی ہیں - حالات کانپور وغیرہ وغیرہ - قیمت سالانہ باوجود ان خوبیوں کے صرف چار روپیہ سالانہ ؛

نمونہ ۱ر کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے -

المشتہر :- منیجر اخبار لالبرید کانپور ؛

بنگالہ کی عورتوں میں خودکشی کی وارداتیں

ایک بنگالی تلاش معاش میں کرشن نگر سے کلکتہ آیا - مگر ناکام رہا - بیوی نے بوجہ افلاس اپنے گھر جانا چاہا - مگر خاوند نے منظور نہ کیا - اس پر بیوی نے خودکشی کی ٹھان لی - خاوند کسی کام کے لئے باہر گیا - واپسی پر دیکھا - کہ کمرہ کے دروازے بند ہیں - دروازوں کو توڑ کر اندر جا کر کیا دیکھتا ہے کہ بیوی کی لاش لٹکی ہوئی ہے - پولیس کو اطلاع دی - لاش معائنہ طبی کے لئے بھیجدی گئی - تفتیش جاری ہے ؛

ایک بنگالی ہندو لڑکی نے کلکتہ میں جس کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی - اپنے خاوند کے مرنے پر اپنے آپ کو آگ کی نذر کر ڈالا - بیان کیا جاتا ہے - کہ ابھی ان شادی کو ہوئے چند ہی ماہ گذرے تھے - اس کا شوہر اس سے بہت محبت کرتا تھا - ایک رات کا ذکر ہے کہ وہ بڑی دیر کے بعد گھر پہنچا - اور اپنی بی بی سے پیٹ میں درد کی شکایت کی - عورت نے تمام شب اسکی تیمارداری کی - مگر جب سویرے اٹھی تو اپنے خاوند کو مردہ پایا - اسی وقت اس نے اپنے بدن پر تیل چھڑک کر آگ لگالی - اور راہی ملک عدم ہوگئی ؛

پورٹ ٹرسٹ ریلوے کلکتہ کے ایک گڈس کلرک بابو ایل - ایم گھوش کی لڑکی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر سات آٹھ ماہ سے اپنے باپ کے گھر میں آئی ہوئی تھی اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا - تو اس نے اپنے سسرال میں جانے کی خواہش ظاہر کی - مگر اسکا والد مانع و مزاحم ہوا اور کہا - کہ جب تک تمہارا شوہر یہاں نہ آئے گا - میں تمہیں ہرگز جانے نہ دوں گا - کیونکہ جب سے تم یہاں آئی ہو - اس نے یہاں آنا ترک کر رکھا ہے - لڑکی کو اپنے والد کی یہ بندش سخت شاق گذری - اسی روز اس نے اپنے کمرہ میں جا کر اپنے اوپر والے کپڑے کو تیل میں تر کر کے آگ لگا دی - کچھ دیر کے بعد گھر کے ایک آدمی کو اس کمرہ کے دروازوں اور کھڑکیوں سے دھواں نکلتے دیکھ کر شبہ ہوا - اور اس کے شور مچانے سے گھر کے تمام آدمی وہاں جمع ہوگئے - پہلے تو انھوں نے خیال کیا کہ مکان کو آگ لگ گئی ہے - مگر کواڑ توڑ کر دیکھنے سے معلوم ہوا - کہ لڑکی شعلوں کے درمیان جل رہی ہے - انہوں نے حتی الوسع والامکان اس کی جان بچانے کی کوشش کی - پولیس کو بھی اطلاع دی - جس نے معاً لڑکی کو ہسپتال میں بھیجدیا - مگر وہ ہسپتال میں داخل ہونے سے چند گھنٹے بعد مرگئی ؛

بنگالی مستورات میں اس قسم کی خودکشی کی وارداتیں بھی وقوع پذیر ہوئی ہیں - کہ والدین برادری کی رسوم و رواج کے مطابق جہیز دینے کی استطاعت نہیں رکھتے - تو لڑکی نے اپنے آپ کو آگ کی نذر کر دیا - میاں بی بی میں لگا ہے - شوہر اپنی زوجہ سے بات نہیں کرتا ہے - تو عورت کپڑوں کو تیل میں تر بتر کر کے آگ لگا لیتی ہے - اور جل کر اپنا کام تمام کر دیتی ہے - ایک عورت اپنے کپڑوں کو آگ لگا کر اپنے شوہر کی خوابگاہ میں چلی گئی - اور اس پر گر پڑی - دونوں اکٹھے راہی ملک عدم ہوئے ؛

یہ سب واقعات کلکتہ میں وقوع پذیر ہوئے جو بنگالہ کا صدر مقام اور تہذیب کا مرکز ہے - کہا جاتا ہے کہ بنگالی زن و مرد علم و ہنر اور تہذیب و تمدن میں اقران و امثال پر فائق ہیں - لیکن حیرت و استعجاب ہے - کہ باوجود ترقی تہذیب و تمدن کے روحانیت میں ان کا ابھی تک یہ پایہ ہے - کہ حقوق انسانی کے اولین مسئلہ سے بیخبر ہیں - کہ انسان کو خود اپنے آپ پر کیا حق حاصل ہے ؟ جہاں تک تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے - اول تمام دنیا میں یہ مسئلہ تسلیم کیا جاتا تھا - کہ ہر شخص اپنے نفس کا آپ مالک ہے - یہی وجہ ہے - کہ ایسا کرنا کوئی جرم نہیں خیال کیا جاتا تھا - جن دنوں خطہ یونان علم و ہنر کی کان تھا اس زمانہ میں وہاں کے نامور حکماء کا بھی خودکشی پر جواز کا فتویٰ تھا - حتی کہ وہاں کے مشاہیر حکماء نے خودکشی ہی سے اپنا کام تمام کیا تھا - سب سے پہلے اسلام نے اس نکتہ کو ظاہر کیا - اور اسی بناء پر خودکشی کی ممانعت کی - چنانچہ قرآن حکیم فرماتا ہے - ولا تقتلوا انفسکم (پ ۵ - س النساء رع ۵) اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو ؛

KHILAFAT LIBRARY

نور کی توسیع اشاعت کا سوال

نور جس غرض قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بیجا اور بے خدمت میں کمربستہ ہے - وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے - وہ تو دوست تو دشمن بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں - کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم ترین فرض کو کماحقہ بجا لا رہا ہے - مگر حیرانی کی بات ہے - کہ نور کی توسیع اشاعت کا سوال مدت سے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے وہ کون سے نور کے خریدار ہوں گے - جن کے ایک دو دوست نہ ہوں پھر وہ کون سے دوست ہوں گے - جنہیں نور ایسے پرچہ کی خریداری کے لئے کہا جاوے - اور وہ انکار کر دیں - پھر آپ کس انتظار میں ہیں ؛

آریہ گزٹ نے ٹھیک لکھا ہے

آریہ گزٹ اپنے ۱۰ بیساکھ کے ایشو میں ٹھیک لکھتا ہے - کہ آج لوگ آریوں پر پھبتیاں اڑاتے ہیں کہ یہ دنیا بھر میں ویدوں کا جھنڈا لہرائیں گے جن سے اپنے ہی ملک میں ویدوں کا پرچار نہیں ہو سکا وہ غیر ممالک میں ویدوں کا سندیسہ کیسے پہنچا سکتے ہیں ؛ آریہ گزٹ نے ٹھیک لکھا ہے اور اسکی ایک ہی راہ ہے - کہ ویدوں کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے جائیں ؛

ہمارے سکول کا نہایت عمدہ نتیجہ

جب سے سکول کی باگ ڈور جناب مولوی محی الدین صاحب بی۔ اے کے ہاتھ میں گئی ہے۔ مجھ کو سکول کی کایا پلٹ ہو گئی۔ پچھلے سال بھی الحمد للہ کہ ہمارے سکول کا نتیجہ نہایت عمدہ نکلا تھا اب کی سال ۲۳ میں سے ۱۶ طلباء کامیاب ہوئے جو ۷۰ فیصدی کامیابی تعداد ہے۔ ہم اس عمدہ نتیجہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کو مبارک باد عرض کرتے ہیں۔ جن کے عہد میں ایسا سادہ مزاج۔ حلیم اور محنتی ہیڈ ماسٹر میسر ہوا جس کی محنت شاقہ نے سکول کو ہر طرح شاندار بنا دیا

اب بھائی خالصہ اخبار ادھر ادھر جانا چاہتے ہیں

بحث جب چل رہی تھی کہ حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندو تھے یا مسلمان پیارا واقعہ دیکھکر کہ از روئے گرنتھ و جنم ساکھی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ جیسے ایڈیٹر نور نے آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق سورج کیطرح اس امر کو ظاہر و باہر کر دیا۔ تو اب بھائی خالصہ بحث سے ادھر ادھر جا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی چند پیشگوئیوں پر معترض ہوئے ہیں ہم ان پیشگوئیوں کا کافی و وافی جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار اور آمادہ ہیں مگر پہلے اس امر کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہندو تھے یا مسلمان کیونکہ بحث در بحث سے خلط بحث کا نا مرد احتمال بلکہ یقین اور یا بھائی صاحب یہ ہمارا یقین ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب

ایک ہندو لڑکی آگ کی نذر ہو گئی

کلکتہ کے بارہ تولہ تھانہ میں پولیس کو ایک نو عمر لڑکی کے جلکر مرنے کی اطلاع موصول ہوئی پولیس فوراً تحقیق و تفتیش کے لئے پہنچی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس لڑکی کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ اس کا خاوند اکثر اس کو تنگ کیا کرتا تھا اور اس کا طرز عمل اپنی بی بی سے نہایت ناگفتہ بہ تھا۔ ایک دن اس بیچاری نے اپنے خاوند کی شدائد سے تنگ آکر اپنے اوپر مٹی کا تیل چھڑک لیا اور بعد ازاں اپنی ساڑھی کو آگ لگا دی۔ اس وقت اس کا خاوند گھر میں موجود نہ تھا۔ آگ فوراً تمام جسم پر پھیل گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ جب اس کا خاوند گھر واپس آیا تو تمام مکان میں بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے مقدمہ کی تحقیقات کی تو خاوند کو قصوروار پاکر اس پر مقدمہ دائر کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار و تفوا اللہ عورت کمزور و ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل ترحم و تملف ہے مگر نہایت افسوس انگیز بات ہے کہ بعض جہاں موذی خصال فرقہ انسان پر جور و ستم روا رکھتے ہیں ایسے سنگدل و سفاک بلاشبہ سزاوار مواخذہ اور مستوجب عقاب شدید ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

انسانی ہمدردی کی قابل تقلید مثال

مسٹر سی ایم کنگ ڈپٹی کمشنر امرتسر بتقریب دورہ کسی گاؤں میں مقیم تھے پانچ بجے شام کے وہ مسٹر کنگ اور مسٹر ولی اسٹنٹ کمشنر کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ آہ و بقا کی صدا ان کے کانوں میں پہنچی معاً مسٹر کنگ خیمہ سے باہر نکل آئی اور ایک ذیلدار کو گریہ و زاری کی وجہ دریافت کرنیکا حکم دیا۔ ذیلدار تحقیق و تفتیش کی غرض سے موقع پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ ایک پرانے کنوئیں کو از سر نو تعمیر کی غرض سے کھود رہے تھے کہ دفعتاً دیوار کا ایک حصہ گر پڑا اور اس کے نیچے ایک دیہاتی مزدور دب گیا۔ مسٹر کنگ نے جب یہ ماجرا ذیلدار سے سنا تو بہ نفس نفیس موقع واردات پر پہنچے اور حضار کو ترغیب و تحریص دلائی کہ اس مزدور کو ملبہ کے نیچے سے نکالیں۔ مگر کوئی شخص جان کے خوف سے کنوئیں میں اترنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اس پر مسٹر کنگ خود کود پڑے اور شخص مدفون کو نکالنے کی کوشش کی۔ مگر آپ کا لباس مانع دمزاحم ہوا آپ نے جھٹ باہر نکل کر زائد کپڑے اتار دیئے اور پھر دوبارہ کنوئیں میں کود پڑے۔ مسٹر وی نے بھی اس شریفانہ مثال کی تقلید کی اور دونوں صاحبوں نے ملبہ ہٹا کر اس بدقسمت مزدور کو جو بیہوش پڑا تھا باہر نکالا۔ مسٹر کنگ نے بھی فرشتہ رحمت کی طرح ان کے ساتھ شامل ہو کر اس بیہوش آدمی کی سانس جاری کرنے کے لئے بیحد جد و جہد فرمائی۔ مگر اس بیچارہ کا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا بقول ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر مصنوعی تنفس اور مقوی ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہ ہوا اور عالم جاودانی کو سدھارا۔ اس واقعہ میں مثل دیگر واقعات عالم کے بے شمار عبر و بصائر ہیں۔ مگر وکاین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیہا وھم عنہا معرضون (پ ۱۳ س یوسف ع ۱۲/۵) اور آسمان و زمین میں خدا کی قدرت کی ایسی کتنی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ ہو کر گزر جاتے ہیں اور وہ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے غور کرو جو لوگ موقع واردات پر موجود تھے۔ ان میں سے کسی کو اپنے ہم وطن بھائی کے نکالنے کا جان کے خوف سے حوصلہ نہ ہوا۔ ان کی جبن و نامردی باعث ننگ و عار اور سزاوار صد ہزار نفریں ہے۔ مسٹر کنگ مسٹر کنگ اور مسٹر وی کی ہمدردی و مواسات ایک اجنبی مزدور کے ساتھ لائق تحسین و آفریں اور قابل تشکر و امتنان ہے۔ بلاشبہ آپ ان نیک نہاد اور کریم النفس متبعین جناب عیسیٰ علیہ السلام میں سے ہیں جن کی نسبت قرآن حکیم فرماتا ہے۔ وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ و رحمۃ (پ ۲۷ س الحدید ع ۳/۴) اور جو لوگ ان کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے) پیرو ہوئے ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈالدیا

مباحثہ نوان شہر کا اثر

۲۲ مارچ کو آریہ سماج کے ساتھ نوان شہر میں مباحثہ تھا اس مباحثہ میں اللہ تعالیٰ نے جو کامیابی اور ظفر و نصرت ہمیں عطا فرمائی۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ آج کرنام سے چودھری غلام احمد خاں صاحب لکھتے ہیں کہ نوان شہر سے واپس آکر کرنام میں گڈ شنکر کے ایک حافظ سے نوان شہر کے مباحثہ سے متاثر ہو کر بیعت کر لی ہے حضرت صاحب کی خدمت میں اس کی بیعت کا خط بھیجدیا ہے نوان شہر کرنام بنگہ کے اجلاس کی رپورٹ بھی حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجدی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل ہے کہ ہماری محنت ٹھکانے لگی

مساوات اسلام

اور

حسن عقیدت صحابہ کرام رضؓ

جو چاہ بدر پہ نازل ہوئے رسول کریم
قریش مکہ کی خیرہ سری مٹانے کو
سواد ابن غزیہ بھی تھے شریک جہاد
خدا کی راہ میں سر شوق سے کٹانے کو
قدم کچھ آگے تھا ابن غزیہ کا صف سے
جو نقص فوجی تھا۔ ناراستی بڑھانے کو
حضور سرور عالم نے چوبدستی سے
کیا اشارہ جو پیچھے قدم ہٹانے کو
لگی شکم میں غزیہ کے اتفاق سے چوب
بگڑ کے بولا "نہیں ہوں میں مار کھانیکو
قصاص چوٹ کا دلوائے رسول خدا
وگرنہ حشر میں لونگا میں آپ سے بدلا
یہ سنکے کھول دیا بطن پاک حضرت نے
کہ چوبدستی سے بدلا سواد لے اپنا
مجاہدین کی صف سے قصاص لینے کو
سواد ابن غزیہ بھی مضطرب نکلا
مگر معانقہ پہلے کیا ادب سے "پھر"
دو زانو ہو کے لیا بطن پاک کا بوسا
یہ بولے دیکھ کے ابن غزیہ سے حضرت
سبب تھا کیا تری اس جرأت خجستہ کا
کہا سواد نے اے شاہِ دو جہاں مجھکو
شہید ہونے کا اپنے گمان ہے ہوتا
لہذا آرزوئے دل یہ تھی دم رخصت
معانقہ ہو سراپائے پاک سے اپنا
مراد پوری ہوئی آپ کے فدائی کی
ملے حضور تو دولت ملی خدائی کی
یہ حریت یہ مساوات یہ عقیدت تھی
کہ جس سے ذات نبوت بھی تھی نہ مستثنیٰ
اثر صحابہ رضؓ کے دل پر جو حریت کا ہوا
تو ناز اٹھاتے تھے خود ان کے حضرت والا
تمیز اور رعایت نہ امر حق میں رکھی
ہر ایک خادم و مخدوم یاں برابر تھا
ہر اک عمل کے ہوئے خود رسول حق عامل
جہاں میں ہو گیا اسلام اس لئے داخل

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

(انوار حسین رسوا)

آج کل کے مولویوں کا شغل

مولوی ثناء اللہ اور حکیم عبدالحق تراب کے درمیان مقدمات چل رہے ہیں اہلحدیث اس کی تھوڑی سی روئداد لکھتا ہے۔ کہ:۔

چونکہ شہادت گذرتی رہی کہ حکیم عبدالحق ذلیق مقدمہ شطرنج کھیلتا تھا۔ اس لئے اس کے گواہان صفائی مولوی احمداللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبدالغفور غزنوی مولوی محمد حسین ہزاروی داماد مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم غزنوی سے شطرنج کا حکم پوچھا گیا۔ مولوی احمداللہ صاحب نے کہا۔ میرے نزدیک منع ہے۔ مگر امام شافعی کے نزدیک جائز ہے۔ مولوی محمد حسین نے کہا۔ اختلافی مسئلہ ہے۔ سوال کیا گیا۔ جو مولوی ہو کر شطرنج کھیلے تو کیا ہے۔ مولوی محمد حسین نے کہا میں اس کو برا نہیں کہتا۔ پوچھا گیا۔ کہ امام ابن تیمیہ کیسے تھے۔ جواب دیا۔ اہل حدیث کے امام نہ تھے۔ بلکہ مقلد تھے۔ پوچھا گیا۔ ان کا فتوی (جس میں شطرنج کی حرمت کا فتوی دکھانا تھا) کیا ہے جواب دیا۔ ہم نے آج تک نہیں پڑھا۔ نہ دیکھا۔ سوال ہوا۔ کہ امام شوکانی کون تھے۔ جواب دیا۔ کہ ہم نہیں جانتے۔ سوال کیا گیا۔ ان کی کتاب نیل الاوطار کیسی ہے جواب دیا ہم نے نہیں پڑھی۔ کتاب حیواۃ الحیوان جس میں جانوروں کی قسمیں اور کیفیتیں لکھی ہیں۔ اس میں شائد شطرنج کی بابت ہے۔ کوئی امام جائز کہتا ہے فریق ثانی نے جب اس کو پیش کیا۔ تو مولوی عبدالعزیز غزنوی نے کہا۔ کہ یہ کتاب مسلم ہے۔" او خویشتن گم است کرا رہبری کند:

KHILAFAT LIBRARY

ایک ہندو اخبار گوشت خوری کی حمایت میں

کلکتہ کا کثیر الاشاعت پرچہ..... ہندی بنگباشی اپنے قریبی ہمسو برخلاف رسمرمرادآبادی نے آواز اٹھائی ہے۔ مگر رہبر مرادآبادی بنگباشی کی مخالفت نہیں کر رہا۔ بلکہ وہ منوجی مہاراج کی مخالفت کر رہا ہے۔ کیونکہ منوجی مہاراج لکھتے ہیں۔

برہما جی نے جو حیوان قربانی کے لئے ہی بنائے ہیں۔ یگیہ میں حیوان قربان کرنے سے تمام دنیا کا بھلا ہوتا ہے۔ یگ میں جو چاول۔ جو۔ درخت۔ حیوان پرندے اور پھول وغیرہ جو قربان کئے جاتے ہیں۔ وہ تمام اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرتے ہیں۔ اور جو یگیہ یا شرادھ میں قربانی کا گوشت قبول نہیں کرتا ایشور ان پر خوش نہیں ہوتا۔ بجھو منو ادھیائے پانچ شلوک ۳۹،۳۵ ۴۰+ اب دیکھیں رہبر کا اڈیٹر منوجی مہاراج کے متعلق کیا کہتا ہے جنھوں نے قربانی کے لئے ان کہلے کہلے احکام کو درج فرمایا ہے۔ منوجی مہاراج سے بڑھکر دھرم کے متعلق دوسرا کون ہو سکتا ہے۔

مساوات

اسلام کا وہ مایۂ ناز اصول جو دیگر ادیان میں میسر نہیں

KHILAFAT LIBRARY

جمہوریت مساوات کی اولاد ہے۔ اور مساوات اسلام کی پیدا وار ہے۔ اسلام سے پہلے مساوات کا نام و نشان نہ تھا۔ اسلام اس لئے جمہوریت بھی اسلام سے پہلے مفقود تھی۔ اسلام آیا اور اس نے امتیازات نسل و رنگ و نسب و قومیت کو مٹا کر المومنون اخوۃ کا علم بلند کر کے مڑا دیا۔ اور ایک عالمگیر برادری قائم کر کے حکم دیا کہ (۱) نیکی۔ بانوں میں ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ۔ مگر بری باتوں میں کسی کا ساتھ نہ دو۔ (۲) اصول احکام مذہب پر قائم رہو۔ مساوات میں شاہ و گدا دونوں برابر ہیں (۳) راہ عدل سے انحراف نہ کرو۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھو۔ خواہ یہ حالت تمہیں اپنے ہی نفس پر بہ جانست کرنی پڑے۔

مساوات کی جلالت و قدر کو عملی طور پر ظاہر کرنے کے لئے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حکم سے کہا انا بشر مثلکم۔ یعنی میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ اور خدا کا یہ پیغام خلق خدا تک پہنچایا کہ "اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہیں قوموں اور قبیلوں پر منقسم کیا تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو۔ بیشک تم لوگوں میں سے خدا کے نزدیک اس کی عزت زیادہ ہے جو باعتبار پرہیزگاری و تقوی تم سب میں بڑھا ہوا ہو"

یہ اسی تعلیم کا اثر تھا کہ خالد بن ولید جیسا نامور سپہ سالار عساکر اسلامی جنگ آرمینیا میں بوجہ علالت تھوڑی شراب ملے ہوئے پانی سے بطور علاج غسل کرنے پر برسر عام ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ اور معتصم باللہ عباسی اپنی بزم عیش میں ایک نوجوان مسلمان عورت کی صدائے دردسن کر جو روم کے دور دراز ملک میں مقید ہے۔ تلملا اٹھتا ہے اور جب تک اس عورت کو رہائی نہیں دلاتا اسے چین نہیں آتا۔

یہ عالمگیر اخوت و ہمدردی جو مساوات کے زریں اصول کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور جس کی بدولت مسلمانوں کی قوم تمام عالم میں پھیل گئی تھی اب مفقود ہو گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب زمانہ حال میں جناب امیر کابل مسلمانوں کے ساتھ خدا کی عبادت میں شریک پاتے ہیں یا راجہ صاحب محمود آباد کو ایک جلسہ میں یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ میں عام مسلمانوں پر کوئی وجہ فضیلت نہیں رکھتا۔ تو تمام مسلمان حیران رہ جاتے ہیں۔ اور اغیار پکار اٹھتے ہیں کہ کاش اس قسم کی مساوات پیدا کرنے والا مذہب ہمارا مذہب ہوتا۔

آریہ قوم کے مشہور دارالعلوم دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے نامور پرنسپل لالہ سائیداس ایم اے فرماتے ہیں "وہ اسلام میں ایسی کوئی زنجیر ہے۔ جو نواب اور ایک ادنی آدمی کو ملاتی ہے۔ امیر کابل ہندوستان میں آتا ہے اور موچی کے ساتھ بیٹھکر کھانا پڑھتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں دولت کے لحاظ سے اپنی موٹر کار کے لحاظ سے اپنے قیمتی کھانوں کے لحاظ سے اور اپنے اعلیٰ لباس کے لحاظ سے تو اس شخص سے علیحدہ ہوں مگر ایک بات ہے جس سے ہم اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ وہ یہ کہ میرے مذہب سے بھی رشتہ رکھتا ہے۔ اور ہم ایک ہی خدا اور ایک ہی مذہب کے معتقد ہیں" پرنسپل صاحب اس کے بعد کہتے ہیں۔ کہ "نہایت بدنصیب ہے وہ قوم جو اس مذہبی زنجیر کو ڈھیلا کرتی ہے" اور وہ اپنے ہم قوموں سے خطاب کرتے ہیں۔ کہ "آؤ ہم بھی ویدوں کی ایک زنجیر بنائیں" لیکن جس نصب قوم کی مثال لیکر پرنسپل سائیداس نے اپنے ہم مذہبوں کو ابھارا ہے۔ اس کی کیا کیفیت ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جس کی جیب میں چار پیسے ہیں۔ وہ دو پیسے والے کو خاطر میں نہیں لاتا۔ وہ اپنی عالی نسبی پر نازاں ہے اور ایک مزدوری کرنے والے کو نہایت حقیر سمجھتا ہے۔ اس کے دل میں لباس کی عزت ہے۔ علم و پرہیزگاری کا احترام نہیں ہے۔ اس کے نزدیک زر و مال ہی کسی کے لئے باعث قدر و تفوق ہو سکتا ہے۔ لیکن دیانت و ایمانداری کوئی قابل قدر شے نہیں ہے۔ قدیم خیالات کے لوگ یہ روش برادران ملک سے سیکھے ہیں۔ اور خیالات جدید کے امرا یہ طرز عمل نئی روشنی سے لیتے ہیں۔ جہاں طبقہ اعلیٰ و ادنیٰ کے درمیان ازلی جدوجہد جاری ہے اور جہاں طبقہ وسطے سے پنپنے سے ملک کی اجتماعی (سوشل) حالت سخت خراب ہے۔

ممالک مغربی کی اجتماعی حالت کی خرابی سب سے بڑی دلیل اشتراکیین فرقہ سوشلسٹ کا ظہور میں آنا ہے۔ اس فرقہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ محنت کرنیوالے ادنی طبقہ کو ارباب دولت کے پنجہ ستم سے رہائی دلائے اور انہیں ملک تمام خوشحالی و فارغ البالی میں حصہ لینے کے قابل بنائے اشتراکیین کے خیالات میں جو مصائب و مشکلات مغرب کی سوسائٹی پر نازل ہو رہے ہیں۔ ان کا مخزن و مصدر دولتمند و سرمایہ دار لوگ ہیں جو عام دولت کو اپنے خزانوں میں بند کر کے زندگی کے لطف اٹھاتے ہیں۔ اور ان فرزندان مشقت کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ جن کی عرق ریزی ان کے متمول کا ہو جب ہوتی ہے۔ لہذا سوشلسٹ جماعت یہ چاہتی ہے کہ اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے کام اس کا منافع حکومت کے توسط سے افراد ملک و ملت پر بحصہ رسدی تقسیم کر دیا جائے اس مدعا کے حصول کے لئے طرح طرح کی مناسب و نامناسب کوششیں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ جن سے مغرب کے اکثر ممالک میں سلسل خانہ جنگیاں برپا رہتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے حکومتیں اور رعایا دونوں نالاں ہیں۔

اسلام نے اس نقص کے رفع کرنے کے لئے زکوۃ کا اصول مقرر کیا تھا۔ کہ متمولین کی اصل جائداد منقولہ و غیر منقولہ بھی قائم رہے۔ اور اس میں سے دیگر مسلمانوں کو بھی بحصہ رسدی منافع ملتا ہے۔ اور خوشحالی و فارغ البالی کسی خاص طبقہ میں محدود نہ ہو۔ بلکہ محتاج اور تندرست لوگ بھی ایک حصہ تک اپنے بھائیوں کی اخوت و ہمدردی سے فائدہ اٹھائیں۔ اسلام کی عالمگیر برادری میں حصہ لینے کے قابل ہو جائیں۔ جدید خیالات نے اس اصول کو بھی ارکر دیا۔ جس کا نتیجہ لامحالہ یہ ہوگا۔ کہ وہ اجتماعی قابل تغیر جو مغرب کے متمدن و معاشرت میں پیدا ہو گئی ہیں ہم میں بھی پیدا ہو جائیں گی۔ اور ان کے ساتھ ہمیں بھی اس کا چارہ کار سوچنا پڑے گا۔

جب یہ حالت ہو گی تو ہماری پوزیشن بالکل ان لوگوں کی سی ہو گی۔ جو پرنسپل سائیداس کی زبان میں نہایت

حضرت عیاس کے ساتھ اسلامی سادات کا ذکر کرتے ہیں اور نہ دل سے اس امر کے متمنی ہیں۔ کہ کاش وہ بھی اپنے لئے ایک ایسی عالمگیر تنظیم پیدا کر سکیں جیسی کہ اسلام نے تیار کر رکھی ہے۔

کیا مسلمان اپنے آپکو اس زار و زبون حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ اپنی حالت کو اس سے بہتر دیکھنا اور بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں نہ صرف اپنے آدیہ بھائیوں کی آہ و بکا کو گوش ہوش سے سننا چاہئے۔ بلکہ مدبرین مغرب کی دلخراش آواز کو بھی اپنے دل میں دیوان عام انگلستان (ہوس آف کامنز) کے رکن رکین تھے اور اب دیوان خاص (ہوس آف لارڈز) کے ممبر ہیں۔ اور اصلاح متحدہ امریکہ میں سفیر برطانیہ کے اہم فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"آجکل دولت مند اور ملت غربا سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور ان کے لئے کوئی مشترکہ پلیٹ فارم نہیں ہے۔ جس پر آزادی و اخلاص کے ساتھ باہم مل کر بیٹھ سکیں۔ آقا و ملازم میں رفاقت و دوستی مفقود ہے اس کے دانیکو نٹ موصوف اپنی یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ "اگر ہم تمام لوگوں کو ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک کرنے اور ان میں باہمی ارتباط و اتحاد کی روح پھونکنے میں کامیاب ہو جائیں تو جمہوریت کی کامیابی یقینی ہو جائے اور اس سے نیک نتائج پیدا ہونے میں کچھ شبہ نہ رہے یہی وجہ ہے کہ میں تعلیم۔ علمی مباحثات اور تقاریر و مواعظ کا اس قدر حامی ہوں۔ کیونکہ انہی ذرائع سے ہر طبقے کے افراد کو ایک جگہ ملکر بیٹھنے۔ اور ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے بغیر ہمیں آئندہ زمانہ میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ شرقی و مغرب میں لوگ کس طرح سادات کے ایک جدید حیات بخش کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ اور وہ کیا کیا وسائل مختلف طبقات و جماعات کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ برعکس اس کے ایک ہم ہیں کہ ہمیں یہ نعمت پہلے ہی حاصل ہے اور اس لازوال دولت سے ہمارا خزانہ پہلے ہی لبریز ہے۔ مگر ہم اس کو ایک فضول و ناکارہ شئے سمجھکر پس پشت ڈال رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ اس پر نازاں بھی ہیں مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ سادات ہی وہ شئے ہے۔ جس سے جمہوریت پیدا ہو سکتی ہے اور جمہوریت وہ شئے ہے جو انسانوں میں حقیقی ترقی کی روح پیدا کر سکتی ہے اور دینی و دنیوی دونوں پہلوؤں سے کامیاب بنا سکتی ہے (وکیل)

KHILAFAT LIBRARY

قادیانی عمانوایل

از قلم شیخ عبدالخالق صاحب

بولائی تو گر بندۂ خویش خوانی ۔ از سر خواجگی کون مکان خرم

اس دعوی کے ثبوت میں کہ اسلام ان کل برکمالات و برکات کا مجموعہ ہے۔ جو ہر ایک سابقہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا منجملہ دیگر صدہا اثبات کے ایک زندہ ثبوت یہ بھی ہے کہ جس طرح موسوی شریعت کے ماتحت اسرائیل میں کئی انبیا علیہم السلام آئے۔ اسی طرح اسلام میں بھی ایک ایسا برگزیدہ نبی آیا۔ کہ جو مثل انبیا تھا۔ پھر جس طرح بنی اسرائیل کو عمانوایل عنایت عطا ہوا۔ اسی طرح خدا نے اہل اسلام کو بھی عمانوایل عنایت فرمایا۔ اور وہ زندگی بخش زمانہ جس کا ذکر قبل مسیح ۷۰۰ سال بنی اسرائیل نے سنکر بہت خوشی کی تھی۔ اور آخر کار پطرس کو دیکھنا نصیب ہوا تھا۔ وہی زمانہ آج ہماری زندگیوں کو فرحت بخش رہا ہے۔

یسعیاہ ۷/۱۴ میں جس موعود کا وعدہ تھا۔ اس کا الہامی نام عمانوایل تھا جس کے معنے ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ متی ۱/۲۳ اب اُن لفظ کے معنی کی تفسیر عیل کی رو سے یہی ہو سکتی ہے۔ کہ جس طرح ہمارا آسمانی باپ ہوا کے پرندوں کو جو نہ بوتے نہ کاٹتے اور نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں کھلاتا ہے۔ اور انسانوں کی بھی ربوبیت فرماتا ہے۔ متی ۶/۲۶ اسی طرح حتی المقدور عمانوایل ہمارے ساتھ برتاؤ کرے۔ اور صرف اسی شرط پر کہ پہلے ہم آسمانی بادشاہت اور راستبازی کو ڈھونڈیں متی ۶/۳۳ تو پھر خدا کا عمانوایل بھی ہمیں روٹی کی جگہ پتھر نہ دیگا متی ۷/۹ پس اگر یہ تعریف و تفسیر ہمارے موجودہ عمانوایل پر صادق آتی ہو۔ تو پھر کیوں اسے خدا کا عمانوایل نہ تسلیم کیا جاوے۔ سو واضح ہو۔ کہ علاوہ دیگر صدہا علمی دلائل کے اس امر کی ایک زندہ اور بین دلیل یہ بھی ہے۔ کہ میں ایک نومسلم آدمی ہوں پہلے عیسائی تھا۔ عرصہ دو سال کا ہوا۔ کہ قادیان میں آکر مشرف باسلام ہوا ہوں۔ میں بے سر و سامان تھا۔ عمانوایل نے خدا کے لئے مجھے پناہ دی۔ علاوہ میرے نان و نفقہ کے استداد کے میری تعلیم دینی کا بندوبست فرما دیا۔ پھر باوجود اس امر کے۔ کہ مسلمانوں میں جہالت کے سبب سے صدہا قبیح رواجات اور خیالات مروج ہیں۔ میری شادی بھی کر دی۔ پھر شادی بھی ایسے نیک گھرانے میں کی۔ جو مسیح موعودؑ کے ابتدائی زمانہ کے مخلص احمدی ہیں چنانچہ برگزیدہ عمانوایل نے میرے خطبۂ نکاح میں فرمایا۔ کہ "میں شیخ عبدالخالق کا جو نومسلم ہیں۔ میاں امام الدین صاحب کی دختر نیک اختر سے نکاح کرتا ہوں۔ میاں امام الدین صاحب حضرت صاحب کے پرانے مخلص ہیں۔ اور میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ان کو اسی طرح خلوص دل کے ساتھ قادیان آتے دیکھا ہے۔ پھر اسکے علاوہ آج تک دیگر ہر طرح کے اکرام و الطاف حضور اقدس نے ۲۸ جنوری ۱۹۱۱ء کے خطبہ جمعہ میں بہ اثنا وعظ فرمایا۔ کہ میاں عبدالخالق پشاور سے آئے۔ میں نے اس سے گفتگو کی۔ وہ یہاں رہے اور مسلمان ہو گئے۔ اب خدا کے فضل سے وہ ایک مخلص آدمی ہیں

پس وہ لوگ سوچیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم اسلام لادیں تو ہمارے حقوق کا لحاظ نہ رکھا جاویگا۔ یا آنکہ صدہا سال کے بعد ہم پر اعتماد کیا جاویگا۔ ہم نے زندہ مثال سے انکو سمجھا دیا۔ کہ یہ خیال صرف ایک خیال ہی ہے۔ اگر شرط ہے۔ تو صرف یہی۔ کہ اسلام لانیوالا صدق دل سے اسلام لاوے۔ اس کے دل میں تقویٰ ضرور ہو۔ اور اسلام کو دلی حق و راست سمجھکر قبول کرے۔ اور حتی الوسع اس کے ارکان و احکام کی بجاآوری پر چست رہے۔ پھر بقول ؎

تو بندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن
کہ دوست خود روش بندہ پروری داند

سعید روح رکھنے والو! ذرا آؤ۔ اور ہمارے عمانوایل کو جو اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ دیکھو۔

اصلی میرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی میرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دہند جالا پھولا پڑوال۔ سیل۔ سرخی۔ اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ ۱ تولہ۔ دوم ۱ قسم سوم ۱ تولہ۔ اصلی میرا قیمت فی تولہ ۱۰ ترکیب استعمال ۱۔ میرا پتھر پر گوڑ یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں اس کے لئے مفید ہے ؛

ست سلاجیت

KHILAFAT LIBRARY

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع شہتی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و تشنجیت دفاع بلغم و قاتل کرم شکم مقنت سنگ گردہ و مثانہ و مسلس البول و سیلان منی و یبوست و سقاطل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر مانہ تخم خبیث کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول ۱ قسم دوم ۸ رتی تولہ ؛

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم

ہر قسم کی لنگیاں شہدی پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید ریشمی۔ ماشی سوتی لٹھری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملسکتی ہیں ؛

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر۔ قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا دہم ازمانہ ایک شیشی صرف ۸ ر کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس ۱ ر **طلائے طلسمی** یہ کمزوری کے دور کرنیکے لئے بینظیر چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱ ر

سرمہ سلیمانی اس کے استعمال سے دہند جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا قیمت فی بکس ۴ ر ؛

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ

بلب گڈھ ضلع دہلی

نوٹ:۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری سنہ ۱۹۱۶ء کی دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت بھیجی جاتی ہے ؛

نئی ایجاد سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں طرح ڈنڈے نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے ہیں اور ہینڈل پھیرتے جاؤ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں اور جوان سے بچے تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی ہے یعنی ۱ ر علاوہ محصول ڈاک رکھی ہے۔ وزن صرف ایک سیر ؛

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ہوگی ؛

تاجروں کے لئے خاص رعایت ہے ؛

نوٹ:۔ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں ؛

مستری فضل کریم احمدی نرو

مہمان خانہ قادیان

جس کا درد وہی جانتا ہے

دوسرا کیونکر جان سکتا ہے

یہ سخت سردی میں تندرست انسان کا جان بلب ہو رہا ہے۔ سردی ہٹانے کے لئے کتنے بندوبست کئے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس بدقسمتی سے دمہ کے مریض خاصکر ناقابل برداشت تکلیف دمہ سے بہت ہی پریشان ہوتے ہیں اور رات دن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہیں اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے **دیکھئے! آج انکو کسقدر تکلیف ہے** لیکن افسوس ہے کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا زیادہ تر نشیلی اشیاء اور دھتورہ بھنگ بلاڈونا پوٹاس ای ایڈرائڈ دیگر مرکبات ہے۔ اس لئے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا۔ ایک اکسیر جوہر ہے۔ یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفا پاکر مداح ہیں۔ آپنے بہت خرچ کیا ہوگا۔ لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمالیں۔ اس میں نقصان نہیں۔ قیمت ۱ فی شیشی محصول ڈاک ۵ اس دوا کے دو خاص فوائد ہیں ؛

(۱) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے ؛ (۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا ہے۔ اور جبتک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا ؛

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ مارا چند اسٹریٹ کلکتہ

خوشی و آرام صحت پر منحصر ہے

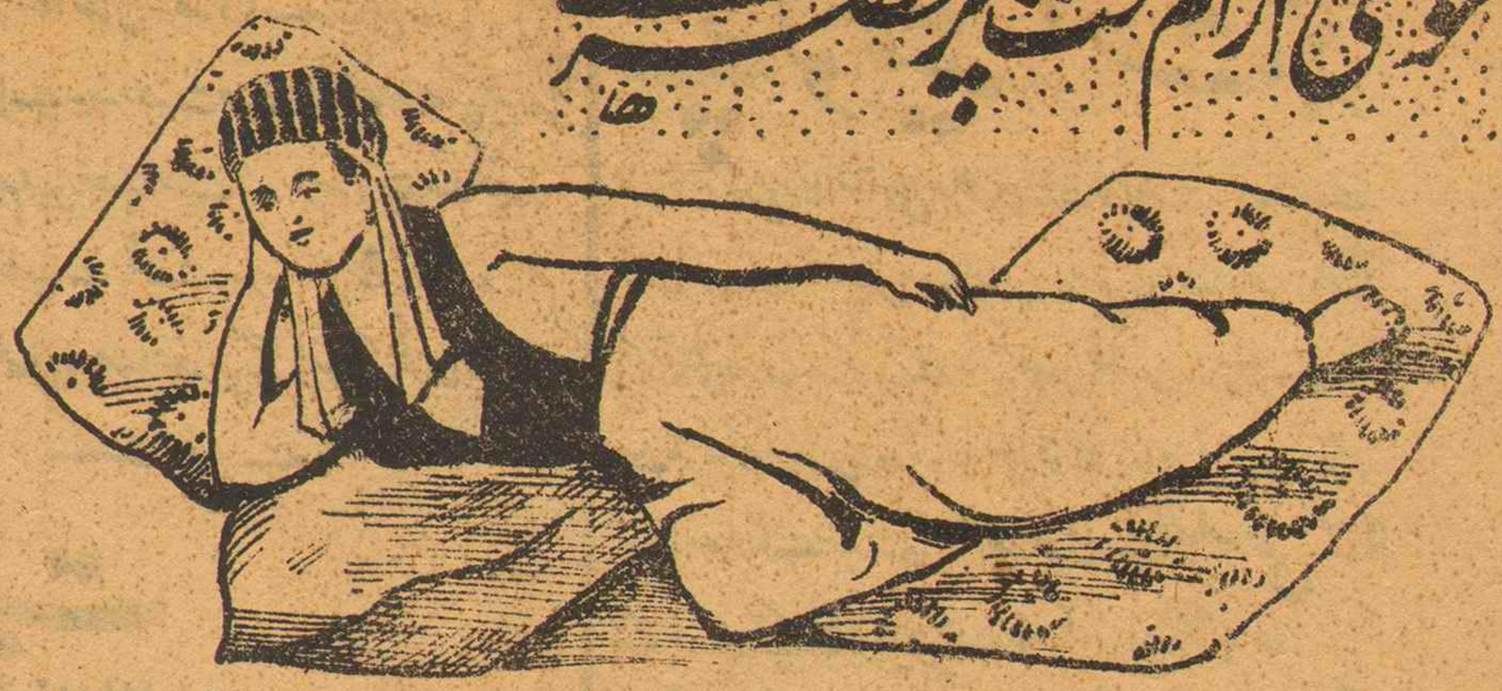

جس انسان کی صحت درست ہو۔ کھانا
ٹھیک ہضم ہوتا ہے نیند گاڑھی آتی ہے۔ ذرا ذرا
سی بات پر طبیعت علیل نہ ہو جاتی ہو۔ اسکو
دنیا کا لطف حاصل ہے۔ وگرنہ زر۔ زن۔
زمین ہوتے ہوئے انسان دکھی ہے

KHILAFAT LIBRARY

امرت دھارا کے قطرے میں صحت موجود ہے

یہ عجیب دوائی نہ صرف اُن تمام امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں یا جوانوں مردوں و عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے۔ بلکہ اچانک ہونیوالی تکالیف کو جو تندرستوں کو بھی خدانخواستہ آ دباتی اور دکھی کرتی ہیں۔ فوراً دور بھگاتی ہے۔ جیسے کہ چوٹ یا زخم کا لگنا۔ باؤلا کتا۔ بھڑ۔ مکھی۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ۔ کسی تیز چیز کا جسم پر لگنا یا کسی زہر کا کھایا جانا۔ اچانک گرمی سردی لگنے سے کہ آنکھ دانت۔ کان وغیرہ میں درد۔ آگ سے جلنا۔ بجلی کا گرنا۔ تیزاب وغیرہ کا لگنا۔

اپنے آپکو لطف زندگی سے محروم نہ رکھو

امرت دھارا طلب کر کے اپنی صحت کو درست کرو اور اچانک دبا نیوالے خطرات سے محفوظ ہو جاؤ۔ بیس ہزار اصحاب کے لکھی ہوئی سندات موجود ہیں کہ امرت دھارا ہر گھر و ہر جیب میں موجود رہنی چاہیئے یہ بیسیوں امراض کیواسطے اکسیر ثابت ہو چکی ہے اور ہمیشہ بیمار کی مدد میں ثابت قدم رہی صحت کی قدر کریں آپ بھی فوراً اسکو منگوا کر آزما دیں۔ قیمت عطائی شیشی نصف شیشی عطر ۔ ۸ نونہ آٹھ آنے (۸/) مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت منگوا کر دیکھئے

احتیاط

امرت دھارا نے ایشور کی کرپا سے بہت نام پایا ہے۔ اسکی اتنی بکری ہے کہ خاص امرت دھارا بھون میں امرت دھارا نام سے ڈاک خانہ کھولا گیا ہے۔ پاس کی سڑک کا نام بھی امرت دھارا سڑک رکھا گیا ہے۔ امرت دھارا بھون کی رسم افتتاح ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی تھی امرت دھارا کی اسقدر مشہوری کے باعث جھوٹے دنیا باز ایسی ہی اوصاف کے اشتہار دے کر اور بھون بنا کر عجیب ملتے جلتے نام رکھ کے ہیں اسواسطے دھوکہ سے بچو اور امرت دھارا کے سوائے کوئی اسکی نقل نہ خریدو۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردان

آجکل کسیحالت کا مکمل فولڈر اور اس کا علاج جسکو پڑھکر آپ پھر سے جوان و تندرست ہو سکتے ہیں طلب کرنے پر مفت بھیجا جاوے گا۔

خط و کتابت دستار کے لئے پتہ

امرت دھارا (بوتھ) لاہور

جملہ اجزا امرت دھارا و شدھا لیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ
امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور